ER8 3AFEB03

3Afeb03---------------UR7.

رانا عمار فاروق (وزیر اعظم)،(جاری)------ اب ہم نے اس hegmoney
کو توڑنا ہے کہ ایک شخص یا ایک feudal culture اس انسان' اس کسان اور ان
کی پوری آبادیوں پر اس طرح قبضہ نہ جمائے رکھے۔ زمین توڑنے سے نہیں ہوگا۔
اس کی ایک وجہ سب سے بڑی تو یہ ہے کہ زمین توڑنے سے land
sagmentation ہوتی ہے۔ وہ زراعت کی جو economies of scales ہیں
ایک بڑے علاقے پر اور زرعی زمین کو agriculture product کرنا وہ زیادہ cost
effective نہیں ہوتی economically اس میں زیادہ نقصان ہوتا ہے اور وہ نہ
ملک کے لئے بہتر ہے اور نہ وہ individual level پر وہ profit اتنا generate
کر سکتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اب کرنا کیا ہے۔ کرنا یہ ہے جناب کہ اگر
کوئی قرآن سے شادی کرا رہا ہے ناں تو آپ اس کی زمین نہ چھینیں' اس کے
خلاف قرآن شادی کرانے کا کیس کرائیں اور اس کو Criminal Court میں لے
کر جائیں violation of human rights کا۔ private ownership کو ختم
کر دیا اس نے قرآن سے شادی کرا دے گا اس لئے اس کو ownership نہیں
دینی۔ میں ایک لطیفہ mention کرتا جاؤں گا۔ کوئی سردار جی تھے انہوں نے کہا
یار گنے کی فصل اگاتے ہیں۔ تو سردار جی کی کونسل میں سے کسی نے کہا یار یہاں
جاٹ رہتے ہیں گنے اگاؤ گے تو یہ کھا جائیں گے۔ انہوں نے کہا یہ کونسی بات
ہے۔جاٹوں کے گاؤں میں گئے اور ان کو مارنا شروع کر دیا۔ کہتے ہیں ہور چوپو گنے
یعنی اور چوسو گنے۔ یعنی مسئلہ پیدا ہونے سے پہلے جڑ کاٹ دو جی۔ تمہیں زندہ

رہنے کا حق نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کل کو جا کر تم کوئی گناہ مرتکب کرو۔ اب بات یہ ہے کہ feudalism کو کیسے توڑنا ہے۔ ایک بات یہ۔ fedual lands پر جو لوگ کام کر رہے ہیں وہ امپلائیز ہیں، بنیادی بات ہے۔ لیبر لاء پاکستان میں non-existant ہے یا implement نہیں ہو سکتا۔ وہ mention ہوا 2002 میں ایکٹ، پاس ہوا تھا وہ بھی implement نہیں ہو سکا تو 1887 کا نہیں implement ہو سکا تو 2002 تو بڑی دور کی بات ہے۔ ڈیڑھ سو سال تک انتظار کرنا پڑے گا ابھی۔ بہرحال infrastructure development No.1 goal ہونا چاہیئے۔ اس کی وجہ یہ ہے آپ نے exploitation توڑنی ہے feudals کی۔ feudals کی پاور پرابلم نہیں ہے۔ اس پاور کا غلط استعمال جو عوام کو exploit کر رہا ہے غلط ہے، عوام کو empower کریں۔ empower کیسے کریں گے پہلے تو infrastructure بنائیں۔ سڑکیں ہیں نہیں ان علاقوں میں۔ گاؤں سے وہ نکل نہیں سکتے۔ دوسرے جس طرح میں نے پچھلی last تقریر میں کہا کہ سنٹرز قائم کریں، ان کو employment opportunities provide کریں کہ یا ریج بونے کے علاوہ بھی دنیا میں کوئی کام ہوتا ہے۔ دوسرا اس کے علاوہ یہ کہ جس طرح آپ نے سنٹرز قائم کئے ہوئے ہیں، زرعی سنٹر ہر گاؤں میں ہوتا ہے جہاں سے وہ ان کو ٹریننگ دیتے ہیں کہ خریف کی اور ربیع کی فصلوں کو کب اگانا ہے، کونسی فصل بونی ہے اور کونسی اس میں کیڑے کی دوائی لگانی ہے۔ اسی طرح آپ ان کو ان کے لیبر رائٹس بھی سکھائیں کاشتکاری کے ساتھ اور جب اس کی کہیں violation ہوتی ہے تو اس کو رپورٹنگ کا سنٹر بنایا جائے جو ان کو enforce کرائے اور ان کے خلاف criminal charge لگایا جائے۔ اس کے علاوہ آپ یہ کر سکتے ہیں کہ long run میں ایجوکیشن کہنا، کہ ایجوکیشن بڑھانا یہ

پچیس تیس سال کی پالیسی ہوتی ہے، یہ generations کی بات ہوتی ہے۔ short term میں ایجوکیشن کا means ہوتا ہے awareness بڑھانا، لوگوں کو ان کے رائٹس کی سمجھ بوجھ بڑھا کر دینا۔ ان کے بچوں کے لئے ایجوکیشن بنائیں تاکہ وہ سسٹم سے نکل سکیں۔ پھر بات وہیں آ جاتی ہے گھوم کر infrastructure کی۔ infrastructure نہیں ہوگا تو وہ علاقے چھوڑ نہیں سکتے، وہ دوسری employment mobility نہیں ہوتی ہے، ایک سیکٹر سے دوسرے میں نہیں جا سکتے۔ لیبر لاز جب آئیں گے تو اس سے ایک حد یہ بھی ہو جائے گی کہ کس حد تک کام کرا سکتے ہیں، کس حد تک نہیں کرا سکتے۔ اگر ایک شخص نے خریف کی فصل میں اتنا پانی لگوانا ہے اور اتنی سردی میں کام کروانا ہے یا ربیع کی فصل میں اتنی گرمی میں کام کروانا ہے تو آپ اس کے ریٹس فکس کر دیں کہ سو ایکڑ کی زمین پر ایک بندہ اتنے دن کام کر رہا ہے تو اس کو اتنی minimum wage ادا ہوگی۔ آج تو ہو کیا رہا ہے کہ وہ بیچارہ اناج اگاتا ہے اس میں سے کہا جاتا ہے جی آپ کو دو فیصد حصہ اس اناج میں سے دے دیا جائے گا۔ بارش ہوتی نہیں ہے۔ اناج اتنا نکلتا نہیں ہے۔ اب اس بیچارے کا کیا قصور ہوا۔ اس نے تو کام پورا کیا تھا۔ اب یہ جو proportional distribution اناج میں سے pay کرنا اور زمین پر رہنے کا رائیٹ دینا یہ اصل feudalism کی اساس اس میں سے نکلتی ہے۔ اب آپ لینڈ نہ توڑیں۔ لینڈ کو آپ ویسے ہی رہنے دیجئیے۔ آپ اپنی عوام کو empower کریں infrastructure development سے یا پیچھے سے ذکر آیا ownership of property کی سکیمز ہیں وہ گورنمنٹ، اس کا بھی حال میں نے آپ کو سنا دیا ہے لیکن خدارا سوشلزم سے ہمیں بچائے رکھیں۔

The way we are, we are in problems to deal with already.

Mr. Speaker: Thank you very much Mr. Prime Minister.

جناب سپیکر، جی فرمائیے۔

جناب لہراسپ حیات (لیڈر آف دی اپوزیشن)، پہلی تو چیز یہ ہے کہ جو لینڈ ریفارمز ہیں اور اس کا انہوں نے جو census اس کے ساتھ کیا' comparison کیا کہ لینڈ ریفارمز جو ہیں وہ سوشلزم کی طرف لے جاتی ہیں۔ kindly ابھی تک سوشلزم کی طرف گیا۔ ٹھیک ہے اس کا الائنس رہا ہے سویت یونین کے ساتھ لیکن اس کی independent policy رہی ہے اور کبھی بھی وہ non-alinged movement کا فرنٹ لائن ممبر رہا ہے۔ تو یہ بات کہنا کہ اس چیز کو rebut کر دینا کہ اس سے لینڈ ریفارمز سے ہم کوئی سوشلزم کی طرف جا رہے ہیں یا اس سائیڈ پر جا رہے ہیں۔ دوسرے کچھ پوائنٹس جو انہوں نے بات کی 'باقی ممبرز نے بھی بات کی۔ میں زیادہ ٹائم نہیں لوں گا۔ جو کچھ انہوں نے Tenancy Acts جو تھے ان پر بات کی۔ میں کہنا یہ چاہوں گا کہ جو وہ ایکٹ آیا تھا پنجاب' سندھ' این ڈبلیو ایف پی میں جو Colonization کا پراسیس ہوا ہے 1985 تک کوئی Canal Colonization نہیں تھی ہوئی اور یہ سارا سٹرکچر 80's کے بعد سٹارٹ کیا گیا ہے۔ 80's کے دوران یہ Canal colonization کا پراسیس سٹارٹ ہوا اور یہ جو سارا سٹرکچر اب تک ہمارے پاس موجود ہے یہ اس کے بعد کی پیداوار ہے ۔ اب اس سٹرکچر کو جانچنا اس لیول پر کہ وہ 80's میں کیا تھا اور اب کیا ہے اور اس کے ایکٹس کو ابھی تک ہم implement کر پائے ہیں یا نہیں کر پائے۔ ان پر بات کرنا یہ کوئی مناسب بات نہیں ہے۔ یہ 20's میں جائیں 1920 میں کیا ہوا اور پنجاب میں disturbances ہوئیں اور Tenancies پر کیا disturbance ہوئیں اور کیا کتنی لینڈز دی گئیں لوگوں کو۔

جناب سپیکر، آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن ! میرے خیال میں point of clarification ہو چکی ہے۔ بہت بہت شکریہ۔

رانا عمار فاروق، جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے یہ بات رہ گئی کہ اگر infrastructure development ہے وہ اگر آپ Economic and Planning Affairs کی کمیٹی کو ریفر کر دیں کیونکہ اپوزیشن نے جب ریزولیوشن raise کیا تو سامنے کچھ پیش نہیں کیا ۔ اگر اس کی مزید بحث Economic and Planning Affairs میں ہو تو شاید بہتر ہو گی۔

جناب سپیکر، میں مسٹر کھوڑو صاحب سے بھی درخواست کروں گا کہ اگر وہ کوئی suggestion دینا چاہیں تو پلیز۔ Suggestion دے دیجیئے گا۔

جناب امتیاز علی کھوڑو، ہاں suggestion دے دیتا ہوں۔ یہ جو میری ڈیبیٹ تھی اس کو کسی اور موڑ پر لے گئے۔ suggestion تو میں پہلے بھی دے چکا ہوں۔ پھر اسے دوبارہ repeat کر رہا ہوں کہ پچاس ایکڑ زمین ایک بندے کو دے رہے ہیں اور اس سے جو زیادہ اس کی زمین ہے وہ تو پہلے ہی خالی پڑی ہوتی ہے کیونکہ اتنی وہ کاشتکاری کرتا نہیں ہے۔ تو خالی جو پڑی ہے تو وہ عوام کو دو، لوکل جو عوام ہیں، غریب عوام کو دو جو ایک روٹی کے لئے ترستے ہیں۔

Mr. Speaker: Thank you very much. Please resume your seat.

اس ریزولیوشن کو Committee for Economic and Planning Affairs کو ریفر کیا جاتا ہے۔ بہت بہت شکریہ۔

Now the Session will adjourn till 9.00 a.m. next day tomorrow.